سُنن ابنُ ماجہ (اردو) (مترجم)

جلد سوم

أبواب الزكاة - أبواب الحدود

احادیث: 1783 - 2614

امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ

ترجمہ وفوائد: مولانا عطاء اللہ ساجد
تحقیق وتخریج: حافظ ابوطاہر زبیر علی زئی

دارالسلام

جلد سوم

سُنن ابنِ ماجہ

(مترجم)

أبواب الزكاة ــــ أبواب الحدود احادیث: 1783 ــــ 2614

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ

تحقیق و تخریج

حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی حفظہ اللہ

نظر ثانی، تصحیح و تنقیح اور اضافات

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابو عبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ — حافظ آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا ابو محمد محمد اجمل حفظہ اللہ — حافظ عبدالخالق حفظہ اللہ

مولانا عثمان منیب حفظہ اللہ

دار السلام DARUSSALAM

2446
اسن س

دارُالسّلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب فون: 4043432-4033962 1 00966 فیکس: 4021659
E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyadh@dar-us-salam.com
Website: www.darussalam.com

• الریاض۔العلیا۔ فون: 4614483 01 فیکس: 4644945 • الملز فون: 4735220 01 فیکس: 4735221 • سویلم فون: 2860422 01
• مندوب الریاض: موبائل: 0503459695-0505196736 • قصیم (بریدہ): فون/فیکس: 3696124 06 موبائل: 0503417156
• مکہ مکرمہ: موبائل: 0502839948-0506640175 • مدینہ منورہ فون: 8234446 04 فیکس: 8151121 موبائل: 0503417155
• جدہ فون: 6879254 02 فیکس: 6336270 • الخبر فون: 8692900 03 فیکس: 8691551
• ینبع البحر فون/فیکس: 3908027 04 موبائل: 0500887341 • خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 07 موبائل: 0500710328

شارجہ فون: 5632623 6 00971 امریکہ • ہوسٹن فون: 7220419 713 001 • نیویارک فون: 6255925 718 001
لندن فون: 4885 539 208 0044 آسٹریلیا فون: 4040 9758 2 0061

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوروم)

• 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور
فون: 7110081-7111023-7232400-7240024 42 0092 فیکس: 7354072
موبائل: 4212174 0321-8484569 0322 • غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703
Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

کراچی طارق روڈ بالمقابل فری پورٹ شاپنگ مال فون: 4393936 21 0092 فیکس: 4393937
اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 2281513 51 0092 موبائل: 5370378 0321

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

ابن ماجه، محمد بن يزيد
سنن ابن ماجه اللغة الاردية. / محمد بن يزيد ابن ماجه - الرياض، ١٤٢٨ هـ
ص: ٦٣٢ مقاس: ١٤×٢١ سم
ردمك: ٤-٧-٩٩٦٩-٩٩٦٠-٩٧٨ (مجموعة)
٤-٠-٩٩٧٧-٩٩٦٠-٩٧٨ (ج ٣)
١- الحديث - سنن ٢- الحديث - الكتب الستة أ. العنوان
ديوي ٢٣٥,٦ ١٤٢٨/٤٨٩٨

رقم الإيداع: ١٤٢٨/٤٨٩٨
ردمك: ٤-٧-٩٩٦٩-٩٩٦٠-٩٧٨
٤-٠-٩٩٧٧-٩٩٦٠-٩٧٨ (ج ٣)

يَعْنِي مِنْ ذَهَبٍ. قَالَهُ ابْنُ مَاجَه.

امام ابن ماجہ ؒ نے فرمایا: اس سے مراد سونے کا محل ہے۔

فوائد و مسائل: ① اس حدیث میں ''غیرت'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس سے مراد رشک ہے جو ایک عورت کو اپنی سوکنوں سے ہوتا ہے۔ عورتوں میں یہ جذبہ فطری ہے اور خاوند سے ان کی محبت کو ظاہر کرتا ہے' اس لیے اسے برداشت کرنا چاہیے جب تک کہ اس کی وجہ سے کوئی غلط کام سرزد نہ ہو۔ ② اس حدیث میں حضرت خدیجہ ؓ کی افضلیت اور بلند مقام کا اظہار ہے۔ ③ اللہ کے نبی ﷺ نے عشرۂ مبشرہ صحابہ ؓ کے علاوہ بھی بعض حضرات کو جنت کی خوش خبری دی تھی۔ صحابۂ کرام ؓ میں ان حضرات کا مقام بھی بہت بلند ہے۔ ④ قصب ایسی لمبی چیز کو کہتے ہیں جو اندر سے کھوکھلی ہو' جیسے بانس وغیرہ اس سے مراد موتی کا محل بھی ہو سکتا ہے جیسے کہ بعض مومنوں کو ایک ایک موتی سے بنے ہوئے بڑے بڑے محل ملیں گے۔ امام بخاری ؒ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں کھوکھلے موتی کا ایک خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں مومن کے گھر والے ہوں گے (حوریں اور بیویاں) جو دوسروں کو نہیں دیکھیں گے۔ (ایک طرف کی حوریں دوسری طرف کی حوروں سے اوجھل ہوں گی۔'') (صحیح البخاري' التفسير' سورة الرحمان' باب ﴿حور مقصورات في الخيام﴾ حديث:٤٨٧٩) ⑤ امام ابن ماجہ ؒ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ وہ کھوکھلا موتی سونے کا بنا ہوگا جو اندر سے ایک وسیع محل کی شان کا حامل ہوگا اور وہ حضرت خدیجہ ؓ کے لیے مخصوص ہوگا۔

١٩٩٨- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُولُ: «إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَلَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ. إِلَّا أَنْ يُرِيدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي

١٩٩٨- حضرت مسور بن مخرمہ بن نوفل ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سنا جب کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے: ''ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت طلب کی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب ؓ سے کر دیں۔ میں انھیں اجازت نہیں دیتا' پھر (کہتا ہوں کہ) میں انھیں اجازت نہیں دیتا' پھر (کہتا ہوں کہ) میں انھیں اجازت نہیں دیتا' ہاں اگر علی (ؓ) بن ابی

١٩٩٨ـ أخرجه البخاري، النكاح، باب ذب الرجل عن ابنته في الغيرة والإنصاف، ح:٥٢٣٠، ومسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل فاطمة(بنت النبي ﷺ) رضي الله عنها، ح:٢٤٤٩ من حديث الليث به.

طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ. فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي. يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا، وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا».

طالب یہ پسند کریں کہ میری بیٹی (فاطمہ ؓ) کو طلاق دے کر ان کی لڑکی سے شادی کر لیں (تو ان کی مرضی ہے۔) فاطمہ (ؓ) تو میرا ٹکڑا (میرے جسم و جان کا ایک حصہ) ہے۔ جس بات سے اسے پریشانی ہوتی ہے اس سے مجھے بھی پریشانی ہوتی ہے۔ جس بات سے اسے دکھ پہنچتا ہے اس سے مجھے بھی دکھ پہنچتا ہے۔"

فوائد و مسائل: ① نبی اکرم ﷺ کو کسی بھی انداز سے پریشان کرنا جائز نہیں اگرچہ وہ کام اصل میں جائز ہی ہو لیکن رسول اللہ ﷺ کو کسی خاص وجہ سے ناگوار محسوس ہو رہا ہو۔ ② رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے سے اس لیے منع کیا کہ اس سے حضرت فاطمہ ؓ کو تکلیف ہوگی اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ کا بھی دل دکھے گا۔ اور حضرت علی ؓ کو نبی ﷺ کو پریشان کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی حاصل ہوگی۔ گویا اس ممانعت میں بھی حضرت علی ؓ پر شفقت ہے۔ ③ منع کی دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت فاطمہ ؓ غیرت محسوس کریں گی جس کی وجہ سے شاید اپنے خاوند ؓ کے بارے میں محبت کے وہ جذبات قائم نہ رکھ سکیں جو مطلوب ہیں۔ اس طرح یہ رشتہ حضرت فاطمہ ؓ کے لیے ایک امتحان بن جائے گا۔ اور یہ کیفیت نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ ④ اپنی اولاد کی تکلیف محسوس کرنا محبت اور شفقت کا ثبوت ہے۔ اس تکلیف کو دور کرنے کے لیے جائز حدود میں کوشش کرنا جائز ہے۔

١٩٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ. فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ. وَهٰذَا

١٩٩٩- حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب ؓ نے ابوجہل کی بیٹی کا رشتہ طلب کیا جب کہ نبی ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ ان کے نکاح میں تھیں۔ جب حضرت فاطمہ ؓ نے یہ بات سنی تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا: لوگ باتیں کرتے ہیں کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کے متعلق کسی بات پر غصہ نہیں آتا۔ یہ (دیکھیے) علی (ؓ) ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔

١٩٩٩_ أخرجه البخاري، فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب ذكر أصهار النبي ﷺ منهم أبوالعاص بن الربيع، ح:٣٧٢٩، ومسلم، فضائل الصحابة، الباب السابق، ح:٩٦/٢٤٤٩ من حديث أبي اليمان به، ورواه البخاري عنه.

عَلِيٌّ نَاكِحاً ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ.

قَالَ الْمِسْوَرُ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ. فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ. فَإِنِّي قَدْ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي. وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ بَضْعَةٌ مِنِّي. وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَفْتِنُوهَا. وَإِنَّهَا، وَاللهِ لاَ تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ، عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَداً».

حضرت مسور ؓ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ کھڑے ہوئے' میں نے سنا کہ آپ نے تشہد پڑھا (خطبہ کے افتتاحی کلمات ارشاد فرمائے) پھر فرمایا: ''اما بعد' میں نے ابوالعاص بن ربیع ؓ کو رشتہ دیا۔ انھوں نے مجھ سے (جو بھی) بات کی' سچی بات کی۔ اور بے شک محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ (ؓ) میرا ٹکڑا (اور میری لخت جگر) ہے۔ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ تم اسے آزمائش میں ڈالو۔ قسم ہے اللہ کی! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی ایک آدمی کے پاس (اس کے نکاح میں) جمع نہیں ہوں گی۔''

قَالَ: فَنَزَلَ عَلِيٌّ عَنِ الخِطْبَةِ.

راوی نے بیان کیا: چنانچہ حضرت علی ؓ اس رشتے سے دست بردار ہو گئے۔

فوائد و مسائل: ① حضرت ابوالعاص بن ربیع ؓ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت زینب ؓ کے شوہر تھے جو ان کے خالہ زاد تھے۔ ان کی والدہ کا نام ہالہ بنت خویلد ہے۔ (سير أعلام النبلاء: ۳۳۱/۱) ② ہر اہم موقع پر عوام سے خطاب کرتے وقت کلام کو اللہ کی حمد و ثنا اور درود شریف سے شروع کرنا مسنون ہے۔

(المعجم ۵۷) - بَابُ الَّتِي وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ (التحفة ۵۷)

باب: ۵۷- اس خاتون کا ذکر جس نے خود کو نبی ﷺ کی خدمت کے لیے پیش کیا

۲۰۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا

۲۰۰۰- حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے' وہ کہا کرتی تھیں: کیا عورتوں کو شرم نہیں آتی کہ وہ اپنا آپ نبی ﷺ کو ہبہ کرتی ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُؤْوِيٓ اِلَيْكَ

۲۰۰۰ـ أخرجه البخاري، النكاح، باب: هل للمرأة أن تهب نفسها لأحد؟، ح: ۵۱۱۳ من حديث هشام به، ومسلم، الرضاع، باب جواز هبتها نوبتها لضرتها، ح: ۱۴۶۴ عن ابن أبي شيبة به من حديث هشام به، وعلقه البخاري من طريق عبدة.